خدام الاحمدیہ کے نام صدر مجلس کا
نئے سال کا پیغام

جیسا کہ خدام کو معلوم ہے انتظامی لحاظ سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے۔ اِس سال کے آغاز کے ساتھ ہی محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جملہ خدام کے نام ایک نہایت قیمتی پیغام ارشاد فرمایا ہے جو اگرچہ الفضل مؤرخہ ۸ر نومبر میں شائع ہو چکا ہے تاہم اس کی اہمیت و ضرورت کے پیشِ نظر اسے دوبارہ خالد کے ذریعہ احباب تک پہنچایا جا رہا ہے۔ قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ وہ اس پیغام کو تمام خدام تک پہنچا دینے کا خصوصی اہتمام کریں تا ابھی سے وہ اپنی ذمہ داریوں کا صحیح رنگ میں احساس کریں اور نئے سال کے دَوران پہلے سے کہیں بڑھ چڑھ کر اور بہتر رنگ میں سرگرمِ عمل ہو جائیں۔

نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے محترم صدر صاحب فرماتے ہیں:۔

"مومن کو چاہیئے کہ وہ ہر نیا دن خدا کا نام لے کر نئے عزم اور نئی ہمّت کے ساتھ شروع کرے اور کوشش کرے کہ اس کا ہر دن اُسے پہلے سے آگے لے جانے والا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ مَغۡبُوۡنٌ مَنۡ کَانَتۡ یَوۡمَاهُ وَاحِدًا یعنی جس کے دو دن ایک جیسے گزرتے ہیں اور دوسرا دن اسے پہلے سے آگے نہیں لے جاتا وہ گھاٹا پانے والا ہے۔ وہ کوئی ترقی اور کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ ایسا شخص کولہو کے بیل کی طرح ہے کہ ایک ہی جگہ پر گھومتا رہتا ہے اور آگے نہیں بڑھتا۔ غرض مومن کا ہر دن حقیقی معنوں میں نیا اور دوسرا دن ہونا چاہیئے نہ کہ پہلے دن کی تکرار۔ اور جب نئے دن کے لئے یہ ضروری ٹھہرا کہ وہ اس عزم کے ساتھ شروع کیا جائے کہ اس کا اختتام ہمیں پہلے سے بہت آگے پائے گا تو نئے سال کے لئے تو اس عزم کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے۔ خصوصاً اس دَور میں جس میں سے ہماری جماعت گزر رہی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے اجتماع کے موقع پر بھی کہا تھا ہماری جماعت ایک نازک دَور میں سے گزر رہی ہے۔ گویا کہ پہرہ بدل رہا ہے۔ پاکبازوں اور دینِ محمدؐ کے جاں نثاروں کی وہ جماعت جو خدا کے مسیحِ پاکؑ نے تیار کی تھی اپنے فرائض ادا کر کے رخصت ہو رہی ہے۔ اب ہماری باری ہے کہ ہم حرماتِ اسلام کی حفاظت کے لئے آگے آئیں اور اُمّتِ محمدیہ کی پاسبانی کا

فرض اسی مستعدی اور چوکسی اور بے جگری سے ادا کرنے کے لئے جس طرح کہ ہمارے بزرگ ادا کرتے رہے ہیں تیار ہو جائیں وہ قلعۂ ہند جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزیں ہوئے اس کی حفاظت اب نئی پود کے سپرد کی جاتی ہے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ اور جاگتے رہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن حملہ کرے اور محافظ سوتے ہوں۔ چوکنے رہو تا شیطان کو نقب لگانے کا موقع نہ ملے۔

وہ وقت جو ہم پر آیا ہے قوموں کے لئے بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جبکہ خدائی انعام کی وارث قومیں اگر بلند ہمتی سے کام نہ لیں اور صبر اور دعاؤں پر زور نہ دیں تو خدا کے فضل سے ناامید ہو کر مغضوب علیہم میں شامل ہو جاتی ہیں یا اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا نقش اپنے دل سے مٹا کر اور اس کے خوف سے خالی ہو کر ضالین کی راہ اختیار کر لیتی ہیں۔ ہمارا کام اور ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں اس لئے پہلے سے بہت زیادہ دلسوزی، محنت، اور دعا پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ پس "قدم بڑھاؤ کہ شام قریب ہے" ایسا نہ ہو کہ رات آجائے اور ہماری منزل کھوئی ہو اور سب کیا کرایا ضائع ہو جائے۔

احمدی نوجوانوں کو روحانیت اور پاک اخلاق میں جتنی ترقی کرنی چاہیئے تھی وہ بات ابھی حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ دیکھا گیا ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح اور اچھے اخلاق پیدا کرنے کی طرف عموماً کم توجہ دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ قائدین اور عہدیداران بھی اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ اور بعض ان میں سے اپنے عہدہ کو ذاتی وجاہت کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک اور شفقت اور دلداری نہیں کرتے۔ بجائے محبت سے سمجھانے اور قصور وار کے لئے دعا کرنے کے حاکمانہ رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ سب باتیں جماعت میں رخنہ پیدا کرنے والی اور ہمیں اپنے اصل مقصد سے دور لے جانے والی ہیں۔ ہمارے نظام میں بڑائی چھٹائی کا خیال نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم سب بھائی ہیں اور ہمیں بھائیوں کی طرح رہنا چاہیئے اور احمدیت کے رشتہ کی قدر کرنی چاہیئے۔ روحانی رشتہ تو جسمانی رشتہ سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ جو جتنا بڑا ہے اسے اتنا ہی جھک کر اور تواضع سے پیش آنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:۔

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جس کو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔"

قائدین کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے کہ وہ اسلام کی تعلیم کی چلتی پھرتی تصویر ہوں اور اسلامی

اخوت اور ہمدردی کا مرقع ہوں۔ جو بات وعظ و نصیحت اور دوسرے ذرائع سے حاصل نہیں ہوتی نیک نمونہ سے حاصل ہو جاتی ہے۔ چاہیئے کہ قائدین اپنی مجلس کے سارے اراکین کے لئے بڑے بھائی بلکہ باپ کے طور پر ہوں اور اپنے دلوں میں اُن کے لئے ایسی محبت اور رأفت اور شفقت پیدا کریں کہ انہیں حکم دینے کی ضرورت ہی نہ پڑے بلکہ ہر شخص ان کی خدمت کرنا اور اُن کا کہنا ماننا اپنے لئے باعثِ عزت سمجھے۔ جب تک ہمارے قائدین اور عہدیداران اِس قسم کی محبت کا نمونہ نہیں دکھائیں گے کہ وہ اپنے ماتحتوں کے لئے باپ بن کر دکھائیں ہمارا نظام وہ بنیان مرصوص نہیں بن سکتا جو کفر کے بے پناہ حملوں کا مقابلہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے گزشتہ سال مجلس خدام الاحمدیہ نے غیر معمولی ترقی کی ہے اور نوجوانوں میں عموماً خدمتِ دین کا جذبہ، عبادت اور ذکرِ الٰہی کا شوق اور اپنی اخلاقی حالت کو بہتر بنانے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ہمارا اجتماع بھی خدا کے فضل سے غیر معمولی برکات کا حامل ثابت ہوا ہے۔ فاللہ اکبر کبیراً والحمد للہ کثیراً۔ تفصیلات آپ کو ان احباب سے جو اس میں شرکت کیلئے تشریف لائے تھے معلوم ہو گئی ہوں گی۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی سے اُمید بڑھتی ہے اور نئے ولولے اور نئی زندگی پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ کامیابی غرور نہ پیدا کر دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو کامیابی عطا کی ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور نئے عزم کے ساتھ اور نئی امید لے کر خدمتِ دین کے لئے اور نیکی کو قائم کرنے اور شیطان کو شکست دینے کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ اپنے دل میں یہ عہد کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہمارا بڑھا ہوا قدم پیچھے نہیں ہٹے گا بلکہ آگے سے آگے بڑھتا جائے گا ان شاء اللہ العزیز علیہ توکلنا والیہ المصیر۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۔ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۔ جب ایک کام خوش اسلوبی سے کر چکو تو بیٹھ نہ جاؤ بلکہ اگلی منزل کی طرف روانہ ہو جاؤ اور اپنے رب کی محبت میں اور اس کو پانے کے شوق میں آگے بڑھو اور عاجزی کے ساتھ اس کے حضور میں جھکے رہو۔ اپنی اور اپنے بھائیوں کی اصلاح کا کام جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے وہ ایسا نہیں کہ کہیں جا کر ختم ہو جاتا ہو۔ یہ سفر ایسا ہے جس کی کوئی منزل نہیں۔ منزل سے محبت کرنے والا ہمارا ہم سفر نہیں ہو سکتا۔ ہمیں تو بحرِ توحید کی شناوری کرنی ہے۔ اور یہ سمندر وہ ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے نئے سال کا پروگرام انشاء اللہ جلد ہی بھجوا دیا جائے گا۔ مجالس کو چاہیئے کہ اس کے مطابق اپنے مقامی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے لئے ایک معین پروگرام بنالیں اور ماہ بماہ اِس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کا کام سکیم کے مطابق چل رہا ہے یا نہیں۔ اس سال کے پروگرام میں ایک

25

بات یہ بھی رکھی گئی ہے کہ مجالس ایک دن قادیان کی یاد میں منعقد کریں۔ اس دن جلسہ کے ذریعہ نئی نسل اور بچوں کو قادیان کی عظمت، قادیان سے ہجرت اور واپسی کے متعلق پیشگوئیاں وغیرہ امور سے آگاہ کیا جائے اسی طرح غیر از جماعت لوگوں تک بھی اس پیشگوئی کو اچھی طرح پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ جب یہ پیشگوئی پوری ہو تو بہتوں کے ایمان کا موجب ہو۔

آخر میں پچھلے سال کی طرح پھر آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ بھائیو! خدا نے ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ آؤ سب مل کر پورے زور سے ان میں داخل ہونے کی کوشش کریں۔ آؤ! پھر نئے سرے سے اُس سے محبت اور اخلاص اور عبودیت کا عہد باندھیں۔ آؤ! اِس تاریک دنیا میں خدا کا نور بن کر چمکیں اور گم کردہ راہ انسانوں کو سیدھی راہ دکھائیں۔ آؤ! کہ محبت کی رسم کو پھر دنیا میں جاری کریں اور

لا اله إلّا الله محمد رسول الله

کے اقرار کو اپنے عمل سے سچا ثابت کر دکھائیں۔ آؤ! کہ اپنے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتوں کا احیاء کریں اور قرآن کریم کی حکومت کو دنیا میں قائم کریں۔ آؤ! کہ اپنی زندگیوں میں وہ پاک انقلاب پیدا کریں اور صدق و صفا اور وفا اور اخلاص اور مروّت اور عفت اور حیاء اور پاکبازی اور حلم اور استقامت اور تقویٰ اور توکل کا وہ مقام حاصل کریں جو صحابہ رضوان اللہ علیہم کو حاصل تھا۔ آؤ! کوشش کریں کہ ساری دنیا کو خلافت کے بابرکت نظام سے وابستہ کر کے سارے انسانوں کو اخوت کے پاک رشتہ میں منسلک کر دیں۔ کوشش کریں کہ ہماری نمازیں اور ہماری قربانیاں اور ہمارا مرنا اور ہمارا جینا صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہمیں اِس بات کی توفیق دے کہ ہم اُس کے ساتھ کئے ہوئے سارے عہدوں کو نباہنے والے ہوں۔ آمین

مرزا رفیع احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ